ہدایہ کے ۱۰۰ اخلاف قرآن وحدیث مسائل

ہدایتِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم

خطیب الہند مولانا محمد صاحب محدث جوناگڑھیؒ

مکتبہ محمدیہ دہلی ۶

حنفی مذہب کی سب سے اعلیٰ کتاب ہدایہ پر ایک تحقیقی نظر

ہدایت محمدی

ھدایہ کے 100 خلافِ قرآن وحدیث مسائل

مصنف

خطیب الہند حضرت مولانا محمد صاحب جوناگڈھیؒ

مکتبہ محمدیہ دھلی

نام کتاب:۔ ہدایت محمدی
مولف:۔ خطیب الہند حضرت مولانا محمد صاحب جوناگڑھیؒ
مطبع:۔ این ایس پریس دہلی۔٦
قیمت:۔ ١٠ روپے
ناشر:۔ مکتبہ محمدیہ دہلی۔٦

بسم اللہ الرحمن الرحیم

آغاز کلام

الحمد للہ والصلوۃ علی نبی اللہ ۔ اما بعد

مذہب اسلام جو دنیا بھر کی خوبیوں کا مجموعہ ہے جس نے اپنی فطرتی اور قدرتی خوبیوں کے ذریعہ دنیا بھر کو بہت تھوڑی سی مدت میں اپنا حلقہ بگوش بنالیا، چار دانگ عالم میں اپنی ہر دلعزیزی اور حقانیت کا سکہ جمادیا، دنیا کے جملہ ادیان نے اس ایک دین پر دفعۃً دھاوا بول دیا، لیکن اس کی صداقت کی طاقت نے سب کے پاؤں اکھاڑ دیئے، اس کی دلفریبیوں نے لوگوں کو وارفتہ کردیا جس کی ایک بار بھی بھولے سے ہی اس پر نظر پڑ گئی وہ عمر بھر اس کا کلمہ پڑھتا ہوا ہی نظر آیا، ایک زمانہ تھا جس وقت اس کے ماننے والوں کی نسبت مخالفین کا اتفاق تھا کہ "غرّ ھٰؤلاء دینھم" یعنی یہ لوگ تو اس دین کے متوالے بن گئے، لیکن جوں جوں زمانہ گذرتا گیا، یہ صاف کپڑا میلا ہوتا گیا، وہ پاک نشہ اترتا گیا، گو آج بھی اسلام اپنی انہی خوبیوں کے ساتھ ہے لیکن ہم ہرگز یہ دعویٰ نہیں کرسکتے کہ مسلمان بھی اسی پرانے روِیہ پر ہیں، بلکہ ہمیں اس حقیقت کا اعتراف کئے بغیر چارہ نہیں کہ ؎

این قدح بشکست و آں ساقی نماند

اسلام کی تعلیم تو یہ تھی کہ خدا کی مانو، اس کے رسول کی مانو لیکن ہم نے اس من و سلویٰ پر صبر نہ کرکے بنی اسرائیل کی طرح ایک تیسری چیز

یعنی قیاس امام بھی نکال لی اور پھر اس پر اس سختی سے جم گئے کہ شدہ شدہ وہی اصل مانی جانے لگی اور اصل کو فرع کا، بلکہ اس سے بھی نیچے کا درجہ دے دیا گیا، آج عام مسلمانوں کی یہ حالت نظر آتی ہے کہ اگر انہیں کسی مسئلہ کی ضرورت ہوئی وہ دریافت کرنے نکلے کسی عالم نے بتلایا کہ اس کی نسبت قرآن وحدیث کا یہ حکم ہے تو ان کی تشفی نہیں ہوتی، وہ فوراً پلٹ کر کہتے ہیں کہ مولوی صاحب یہ بتلاؤ کہ حنفی مذہب میں اس کی بابت کیا فیصلہ ہے؟

آج خواص مسلمانوں کی یہ حالت ہے کہ جو لوگ مسند درس پر بیٹھے نظر آتے ہیں، مدرس، مفتی اور عالم مشہور ہیں، مصنف اور مولوی ہیں وہ اگر فتویٰ لکھیں گے تو تیرے میرے قول سے، مسئلہ بتلائیں گے تو زید، بکر کا نام لے کر، تعلیم دیں گے تو ادھر ادھر کے قیاسات کی، پیروی کریں گے تو امتیوں کی، نام لیوا ہیں تو نیچے ہی نیچے کے، مجھے معاف رکھا جائے اگر میں کھلے الفاظ میں کہہ دوں کہ

"سچ تو یہ ہے کہ ہمارے اسلاف کا اسلام اور تھا اور ہمارا اور ہے اگر وہ کامل مسلمان تھے تو ضرور ہمارے اسلام میں نقصان ہے، اور بھائی اگر ہم باوجود ان ڈھنگوں کے کامل مسلمان ہیں تو وہ اس اسلام سے یقیناً بہت دور بلکہ بالکل محروم تھے"۔

ہمارے زمانے میں صرف قرآن وحدیث کا نام رہ گیا ہے، عمل کے لئے اور چیز ہے اور تبرک کے لئے اور چیز، کھانے کے اور، دکھانے کے اور، مسئلہ دیکھنا ہو تو **ھدایہ**، **شرح وقایہ** کی ورق گردانی کی جائے، اگر تبرک حاصل کرنا ہو تو **بخاری**، **مسلم** کی زیارت بھی کرلی جائے، فتویٰ لکھنا

ہو تو کنز، قدوری کی ضرورت پڑے، ختم پڑھنا ہو تو خیر قرآن خوانی بھی ہو جائے۔ "نبذوا کتاب اللہ وراء ظھورھم" کے پورے مصداق ہم بن گئے، رسول اللہ ﷺ کی حدیث رد ہو جائے تو دل نہ دکھے لیکن فقہ کی کسی جزئی کو کوئی ٹال دے تو قیامت آجائے، اگر اتباع سنت کو ترک کیا جائے تو کوئی حرج نہیں، لیکن ترک تقلید ترک اسلام سمجھا جائے، اگر رسول اللہ ﷺ کی طرف سے نسبت ہٹ جائے تو پرواہ نہیں، لیکن اماموں کی طرف سے نسبت ہٹانا کفر سمجھا جائے، **محمدی** نہ کہلواؤ لیکن اگر **حنفی، شافعی** نہ کہلوائے تو یوں سمجھو کہ گویا کفر کی بھڑوں کے چھتے کو چھیڑ دیا۔

اسلام کا تقاضا تو یہ تھا کہ خدا کی دی ہوئی دولت، ورثۂ رسول، فرمان پیغمبر، حدیث نبوی کو مضبوطی سے تھام لیا جائے لیکن ہم نے اپنے لئے جدا جدا مذہب قائم کر لئے، حنفیت اور شافعیت وغیرہ کی شاخوں نے شاہراہ محمدی سے ہمیں دور ڈھکیل دیا، ہم نے سختی سے اماموں کی نہیں بلکہ ایک ہی امام کے اقوال کی تقلید شروع کر دی، اپنی نسبت بھی ان کی طرف کر لی، ان کے کل فرامین کو آنکھیں بند کر کے مان لینا اپنا وظیفہ کر لیا، اس زہریلی ہوا نے کچھ اس بے طرح رگ وپے میں سرایت کی اور رونگٹے رونگٹے میں سمیت (زہر) کا اثر پہنچایا کہ آج قرآن وحدیث پر عمل کرنے والے، محمد ﷺ کے نام لیوا، بے دین اور لامذہب سمجھے جانے لگے، اتنے ہی پر بس نہ کیا بلکہ اس فرقہ کے ذمہ بہتان باندھنے، جھوٹ بولنے تہمتیں رکھنے میں بھی کوئی کسر نہیں اٹھار کھی، کہیں سے کوئی کتاب چھپتی ہے، کہیں سے اشتہار شائع

ہو رہے ہیں۔ کہیں اخبارات کے کالم سیاہ ہو رہے ہیں کہ یہ ایسے اور ایسے، کبھی تو نواب صاحب کی کتابوں سے ہمیں الزام دیا جاتا ہے، کہیں مولانا اسماعیل شہیدؒ کی کتابوں سے، کبھی حضرت میاں صاحبؒ اور امام شوکانیؒ اور شیخ الاسلام عبدالوہاب نجدیؒ کی کتابوں سے، اور ساتھ ہی ساتھ ہمیں غیر مقلد بھی کہا جاتا ہے، کاش انہیں اتنا تو سوچنے کا موقعہ ملتا کہ جب ہم انہیں غیر مقلد کہتے ہیں تو ادھر ادھر کی کتابوں سے انہیں الزام تو نہ دیں؟ یاد رکھو ہم اہل حدیث محمدیوں کا مذہب صرف قرآن و حدیث ہے، جو الزام آیت قرآنی پر، جو الزام صحیح حدیث نبوی پر ہو، وہ الزام اس فرقہ پر ہے، جو الزام ان کے سوا کسی اور کے قول پر ہو وہ الزام جماعت اہل حدیث پر نہیں۔

میرا ارادہ ہے کہ میں آپ کو بطور نمونہ آپ کے حنفی مذہب فقہ کی معتبر کتابوں کا برہنہ فوٹو دکھانے کے لئے ان فقہ کی کتابوں میں سے صرف ایک کتاب کے چند مسائل سناؤں، آپ گو ان کتابوں کو آج تک اسلامی کتابیں جانتے ہوں، قرآن و حدیث کا عطر کہتے ہوں، حنفی مذہب کی جان سمجھتے ہوں، لیکن میرا خیال یہ ہے کہ مضمون مندرجہ ذیل کو دیکھ کر آپ کی طبیعت میں نفرت، دل میں کدورت، چہرہ پر غصہ، آنکھوں میں سرخی، دماغ میں چکر آنے لگیں گے، آپ کو قطعاً یقین ہو جائے گا کہ اہل حدیث حق پر ہیں کہ انھوں نے سوا قرآن و حدیث کے، کسی اور کے اقوال کا ماننا اپنے ذمہ ضروری قرار نہیں دیا، وہ اچھے ہیں کہ اس دَلدَل سے بچے ہوئے ہیں مجھے یہ بھی خیال ہے کہ ممکن ہے آپ کے دل میں سے آواز اٹھے کہ یہ حوالے غلط ہوں گے، اس کی نسبت مجھے صرف اتنا لکھنا کافی ہوگا کہ اگر ایک حوالہ بھی غلط ہو ایک مسئلہ بھی اگر اس کتاب میں نہ ہو تو ایک سو روپیہ انعام۔

اب حنفی مذہب کی سب سے اعلیٰ کتاب ہدایہ شریف کے بعض انمول، بے مثل مسائل سنئے، یہ وہ کتاب ہے جو درس و تدریس میں داخل ہے جو حنفی مذہب کا بنیادی پتھر ہے جس کی بابت لکھتے ہیں "ان الھدایۃ کالقرآن ......الخ "یعنی ہدایہ قرآن کے مثل ہے۔ ملاحظہ ہو (مقدمہ ہدایہ جلد۳ مطبوعہ فاروقی ص: ۳) (۱)



القهقهة فى صلوٰة ذات ركوع وسجود............لم يكن حد ثــاًفى صلوٰة الجنازة وسجدة التلاوة (هدايه يوسفى جلداول ص: ۳۵ فصل فى نواقض الوضوء)(۲) یعنی اگر رکوع وسجدہ والی نماز میں کھلکھلا کر ہنس پڑا تو وضو ٹوٹ جائے گا، جنازہ کی نماز میں یا سجدۂ تلاوت میں کھلکھلا کر ہنسنے سے وضو نہیں جائے گا۔

---

(۱) پوری عبارت اس طرح ہے

ان الهداية كالقرآن قد نسخت — ماصنفوا قبلها فى الشرع من كتب

(مقدمه هدايه اخيرين ص: ۲ مطبوعه مكتبه تهانوى ديوبند)

(۲) هدايه ج۱ ص: ۲۶ فصل فى نواقض الوضوء

(ف) یہ مسئلہ درج ذیل کتابوں میں بھی ہے

بدائع الصنائع ج۱ ص: ۱۳۶ كتاب الطهارة نواقض الوضوء / قدورى ص: ۴ /شرح وقاية ج۱ ص: ۷۱ درمختار ج۱ ص: ۲۷ منية المصلى ص: ۴۶/ البحرالرائق ج۱ ص: ۷۸ /فتاوى عالمگيرى ج۱ ص: ۱۳ فتاوى قاضى خان ج۱ ص. ۱۹ مطبع عالى لكهنو

مسئلہ نمبر ۲

بخلاف البهيمة وماد ون الفرج (هدايه يوسفي جلداول ص: ۳۸ فصل فی الغسل)(۱) یعنی چوپائے کے ساتھ بدفعلی کرنے اور شرمگاہ کے سوااور جگہ...... کرنے سے جب تک انزال نہ ہو غسل واجب نہیں۔

مسئلہ نمبر ۳

كل اهاب دبغ فقد طهر .... الاجلدالخنزير والآدمی

(هدايه يوسفي جلداول ص: ٤٤ باب الماء الذى يجوز......)(۲) یعنی انسان اور خنزیر کے سوا جس جانور کے چمڑے کو دباغت دی جائے وہ پاک ہو جاتا ہے (یعنی کتے کی، بھیڑیئے کی، گدھے کی اور تمام درندوں کی کھالیں بعداز دباغت پاک ہیں۔

---

(۱) هدايه ج۱ ص: ۳۱ كتاب الطهارات فصل فى الغسل
حاشیہ میں عنایہ کے حوالہ سے اس عبارت کی تشریح ان الفاظ کے ساتھ موجود ہے "بخلاف البهيمة فانه لايجب فيه الغسل بمجرد الايلاج من غير انزال وبخلاف مادون الفرج كالتفخيذ والتبطين فلايجب الغسل فيه ايضاً
(ف) شرح وقايه ج۱ ص: ۷۷ / منية المصلى ص: ۱۰ بدائع الصنائع ج ۱ ص: ۱٤۸ /درمختار ج۱ ص: ۳۱ ، البحرالرائق ج۱ ص: ۱۰۹ / فتاوى عالمگيرى ج۱ ص: ۱۵ /فتاوى قاضى خان ج۱ ص: ۲۱
(۲) هدايه ج۱ ص: ٤۰ (ف) قد ورى ص: ۷/ شرح وقايه ج۱ ص: ۸۳ / منية المصلى ص: ۵۰ بدائع الصنائع ج۱ ص: ۲٤۳ / درمختار ج۱ ص: ۳۸ ' البحرالرائق ج۱ ص: ۱۷۹ / فتاوى عالمگيرى ج۱ ص: ۲۵

مسئلہ نمبر ۴

جازت الصلوٰۃ فیہ والوضوء منہ (ھدایہ یوسفی جلداول ص: ٤٤ باب الماء الذی یجوز) (١) یعنی کتے، بھیڑیئے، گدھے وغیرہ کی دباغت دی ہوئی کھال کو پہن کر نماز ہو جاتی ہے اور ان کھالوں کے ڈول بنا کر ان میں پانی بھر کر وضو کرنا بھی جائز ہے۔

مسئلہ نمبر ۵

لیس الکلب نجس العین (ھدایہ یوسفی جلداول ص: ٤٤ باب الماء الذی) (٢) یعنی کتا نجس العین نہیں۔

مسئلہ نمبر ٦

یطھر بالذکوٰۃ .... وکذلک یطھر لحمہ (ھدایہ یوسفی جلداول ص: ٤٥ باب الماء الذی یجوز) (٣) یعنی ان جانوروں کتے، بھیڑیئے، گدھے وغیرہ درندوں کی کھالیں، بلکہ گوشت بھی ذبح کرنے سے پاک ہو جاتے ہیں

---

(١) ھدایہ ج١ ص: ٤٠ باب الماء الذی یجوزہ بہ الوضوء ...
(ف) درمختار ج١ ص: ٣٨ باب المیاہ
قدوری ص: ٧ / البحر الرائق ج١ ص: ١٧٩ (مطبوعہ زکریا بک ڈپو دیوبند)
(٢) ایضاً (ف) بدائع الصنائع ج١ ص: ٢٠١ / البحر الرائق ج١ ص: ١٨١ / درمختار ج١ ص: ٣٨ و ج٢ ص: ٢٦٢
(٣) ایضاً ص: ٤١ (ف) شرح الوقایہ ج١ ص: ٨٤ / بدائع الصنائع ج١ ص: ٢٤٥ / فتاوی عالمگیری ج١ ص: ٢٥ / البحر الرائق ج١ ص: ١٨٩

مسئلہ نمبر ۷

ان اشتد فعند ابی حنیفة یجوز التؤضی به لانه یحل شربه عنده (ھدایه یوسفی جلداول ص: ۵۱ فصل فی الاسار)(۱) یعنی کھجور کی شراب سے وضو کرنا جائز ہے اور اس شراب کو پینا بھی حلال ہے، امام ابو حنیفہ کا فرمان یہی ہے۔

مسئلہ نمبر ۸

یجوز التیمم عند ابی حنیفة ومحمد..........والحجر والجص والنورة والکحل والزرنیخ (ھدایه یوسفی جلد اول ص: ۵۳ باب التیمم)(۲) یعنی پتھر سے اور گچ سے اور چونہ سے اور سرمہ سے اور ہڑتال سے بھی تیمّم ہو سکتا ہے، امام ابو حنیفہ کا خیال یہی ہے اور امام محمد بھی ان کے ہم خیال ہیں۔

مسئلہ نمبر ۹

من حضر العید فخاف ان اشتغل بالطھارة ان یفوته العید

---

(۱) ھدایه ج۱ ص: ۴۸ فصل فی الآسار ۔
(ف) البحرالرائق ج۱ ص: ۲۳۸ / بدائع الصنائع ج۱ ص: ۹۹ / فتاوی عالمگیری ج ۱ ص: ۲۲ .
(۲) ھدایه ج۱ ص: ۵۱ باب التیمم (ف) شرح وقایه ج ۱ ص: ۹۰ / فتاوی قاضی خان ج۱ ص. ۲۹ /البحرالرائق ج۱ ص: ۲۵۷ / بدائع الصنائع ج۱ ص: ۱۸۲ ، فتاوی عالمگیری ج۱ ص: ۳٦

تیمـــم (هدایه یوسفی جلداول ص:٦٥ باب التیمم)(١) یعنی کوئی شخص عید گاہ پہونچا، نماز ہو رہی ہے اسے خوف ہے کہ اگر میں وضو کروں گا تو نماز ختم ہو جائے گی تو تیمّم کر کے شامل ہو جائے۔

مسئلہ نمبر ١٠

قدرالدرهم وماد ونه من النجس المغلظ كالدم والبول والخمر وخرء الدجاج وبول الحمار جازت الصلوٰة معه (هدايه يوسفي جلداول ص: ٧١ باب الانجاس)(٢) یعنی غلیظ نجاست جیسے کہ ناپاک خون اور پیشاب اور شراب اور مرغ کی بیٹ اور گدھے کا پیشاب وغیرہ کپڑے پر یا جسم پر بقدر ایک درہم کے لگا ہوا ہو تو بھی نماز ہو جائے گی۔ (بقدر درہم سے مراد ہتھیلی کی چوڑائی کے برابر ہے اور وزن میں ایک مثقال)

(هدايه يوسفي ج ١ ص: ٧٢ باب الانجاس)(٣)

---

(١) (١) هدايه ج١ ص: ٥٤ (ف) شرح وقايه ج١ ص: ٨٩ / بدائع الصنائع ج١ ص: ١٧٨ /البحرالرائق ج١ ص: ٢٧٦ / درمختار ج١ ص: ٤٣ .

(٢) هدايه ج١ ص: ٧٤(ف) شرح وقايه ج١ ص: ١٢٤/ بدائع الصنائع ج١ ص: ٢٣٣ / البحرالرائق ج١ ص: ٣٩٥ . فتاوى عالمگيرى ج١ ص: ٤٥

(٣) مصنف کتاب ھذا نے بقدر درہم کی جو تشریح کی ہے وہ ان کی اپنی تشریح نہیں ہے بلکہ خود ھدایہ میں موجود تشریح کا اردو ترجمہ ہے۔ الفاظ یہ ہیں "ثم يروى اعتبار الدرهم من حيث المساحة وهو قدر عرض الكف في الصحيح ويروى من حيث الوزن وهو الدرهم الكبير المثقال وهو مايبلغ وزنه مثقالاً(هدايه ج ١ ص: ٧٥)۔ یہی تشریح البحرالرائق میں بھی ہے اس کے اندر وزن ٣٠ قیراط لکھا ہے (ملاحظه هو البحرالرائق ج١ ص: ٣٩٦

مسئلہ نمبر ۱۱

ان کانت مخففة .... جازت الصلوٰة معه حتی یبلغ ربع الثوب یروی ذلك عن ابی حنیفة (ھدایه یوسفی جلداول ص ۷۲ باب الانجاس)(۱) یعنی اگر نجاست خفیف ہواور اس سے کپڑا نجس ہو گیا ہو اگر چوتھے حصے سے کم ہو تو اسے پہن کر نماز پڑھنا جائز ہے ،امام ابو حنیفہ کا مسلک یہی ہے۔

مسئلہ نمبر ۱۲

ان اصابه خرء مالایؤکل لحمه من الطیور اکثر من قدر الد رھم اجزأت الصلوٰة فیه عند ابی حنیفة وابی یوسف(ھدایه یوسفی جلداول ص: ۷۳ باب الانجاس)(۲) یعنی اگر حرام پرندوں کی بیٹ کپڑے پر ہتھیلی کی چوڑائی سے بھی زیادہ لگی ہوئی ہو پھر بھی نماز ہو جائے گی،امام ابو حنیفہ کی فقہ یہی ہے اور امام ابو یوسف بھی ان کے ساتھ متفق ہیں

مسئلہ نمبر ۱۳

فان افتتح الصلوٰة بالفارسیة اوقرأ فیها اوذبح وسمّی

(۱) ھدایه ج۱ ص: ۷۵ (ف) شرح وقایه ج۱ص: ۱۲٤ /درمختار ج۱ ص: ۵۵ / البحرالرائق ج۱ ص: ٤۰۷ / فتاوی عالمگیری ج۱ ص: ٤٦

(۲) ھدایه ج۱ ص: ۷۷ (ف) شرح وقایه ج۱ ص: ۱۲٤ /البحرالرائق ج۱ ص: ٥۰٤ بدائع الصنائع ج۱ ص: ۱۹۸ /فتاوی قاضی خان ج۱ ص: ۱۰

بالفارسية وهو يحسن العربية اجزاه عندابی حنيفة (ہدایہ یوسفی جلداول ص: ۹۵ باب صفۃ الصلوۃ)(۱) یعنی ایک شخص عربی میں اچھی طرح پڑھ سکتا ہے، باوجود اس کے فارسی میں قرآن کے معنی پڑھتا ہے قرآن نماز میں نہیں پڑھتا، اللہ اکبر کے بدلہ بھی اس کا ترجمہ فارسی میں پڑھ دیتا ہے تو اس کی نماز جائز ہے، امام ابو حنیفہ کا فتویٰ یہی ہے اور امام صاحب یہ بھی فرماتے ہیں کہ اگر بسم اللہ واللہ اکبر نہ کہے اور فارسی میں اللہ کا نام لے کر ذبح کر ڈالے تو بھی جائز ہے، بلکہ اسی صفحہ میں (صفحہ ۱۰۲) آگے چل کر لکھتے ہیں کہ فارسی کی بھی کوئی قید نہیں۔ "بای لسان کان" یعنی جس زبان میں چاہے ترجمہ ادا کر دے۔ (خواہ انگریزی میں خواہ فرانسیسی وغیرہ میں)

مسئلہ نمبر ۱۴

ثم عن ابی حنيفة انه لايأ تی بها فی اول كل ركعة (ہدایہ یوسفی جلداول ص: ۹۷ باب صفۃ الصلوۃ)(۲) یعنی امام ابو حنیفہ فرماتے ہیں کہ ہر رکعت میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سورۂ فاتحہ سے پہلے نہ پڑھے، صرف پہلی رکعت میں پڑھے۔

---

(۱) (هدايه ج۱ ص: ۱۰۱

(ف) شرح وقايه ج۱ ص: ۱٤۳ / بدائع الصنائع ج۱ ص: ۳۳٦ / البحر الرائق ج۱ ص: ۵۳۵ / درمختار ج۱ ص: ۷٤ / فتاوی عالمگيری ج۱ ص: ٦۸ ٦۹، / فتاوی قاضی خان ج۱ ص: ٤۰، ٤۱

(۲) هدايه ج۱ ص: ۱۰٤

مسئلہ نمبر ۱۵

لایأتی بها بین السورة والفاتحة (هدایه یوسفی جلد اول ص: ۹۷ باب صفة الصلوٰة)(۱) یعنی سورۂ فاتحہ پڑھ لی پھر دوسری سورت نماز میں پڑھے تو اس سے پہلے بسم اللہ نہ پڑھے۔

مسئلہ نمبر ۱۶

اما الاستواء قائما فلیس بفرض(هدایه جلد اول ص: ۹۹ باب صفة الصلوٰة)(۲) یعنی رکوع کے بعد سیدھا کھڑا ہونا فرض نہیں۔

مسئلہ نمبر ۱۷

کذاالجلسة بین السجدتین (هدایه جلد اول ص:۹۹باب صفة الصلوٰة)(۳) یعنی دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنا بھی فرض نہیں۔

مسئلہ نمبر ۱۸

والطمانینة فی الرکوع والسجود وهدا عندابی حنیفة

---

(۱) هدایه ج۱ ص: ۱۰٤ (ف) شرح وقایه ج۱ ص: ۱٤٥

(۲) هدایه ج۱ ص: ۱۰٦ (ف) بدائع الصنائع ج۱ ص: ۳۹۹ / شرح وقایه ج۱ ص: ۱٤۳ / فتاوی عالمگیری ج۱ ص: ۷۰

(۳) هدایه ج۱ ص: ۱۰٦ (ف) شرح وقایه ج۱ ص: ۱٤۲ / بدائع الصنائع ج۱ ص: ۳۹۹

ومحمد (هدایہ یوسفی جلداول ص: ۹۹ باب صفة الصلوٰة)(۱)
یعنی رکوع سجدہ بھی آرام سے کرنا فرض نہیں، امام ابو حنیفہ کا اجتہاد یہی ہے (کہ نہ تو سیدھا کھڑا ہونا فرض، نہ دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنا فرض، نہ آرام سے رکوع کرنا فرض)

مسئلہ نمبر ۱۹

فان اقتصر علیٰ احدهما جاز عندابی حنیفة(هدایه جلداول ص: ۱۰۰ باب صفة الصلوٰة)(۲) یعنی اگر سجدے میں صرف ناک زمین پر ٹکائی اور پیشانی نہ لگائی یا پیشانی ٹکائی اور ناک نہ لگائی تو بھی جائز ہے، امام ابو حنیفہ کی رائے یہی ہے۔

مسئلہ نمبر ۲۰

یکره تقدیم.......... والاعمیٰ (هدایه جلداول ص: ۱۱۰ باب الامامة)(۳) یعنی اندھے شخص کو امام بنانا مکروہ ہے۔

مسئلہ نمبر ۲۱

ان تعمد الحدث فی هذه الحالة اوتکلم .... تمت

---

(۱) هدایه ج۱ ص: ۱۰۶ (ف) شرح وقایه ج۱ ص: ۱٤۳/ بدائع الصنائع ج۱ ص: ۲۸۳

(۲) هدایه ج۱ ص: ۱۰۸ (ف) شرح وقایه ج۱ ص: ۱٤۰ /بدائع الصنائع ج۱ ص: ۲۸۲ /منیةالمصلی ص: ۹۱/ فتاوی عالمگیری ج۱ ص: ۸۵

(۳) هدایه ج۱ ص: ۱۲۲ (ف) شرح وقایه ج۱ ص: ۱۵۲/ البحرالرائق ج۱ ص: ۱۱۰ /درمختار ج۱ ص: ۸۳

صلــوتـه (هدايه جلد اول ص: ١١٦ باب الحدث الخ)(١) یعنی اگر جان بوجھ کر تشہد کے بعد گوز مار دے یا بات چیت کر لے تو اس کی نماز پوری ہو جائے گی (گویا ہوا نکال دینا سلام کے قائم مقام ہے)

مسئلہ نمبر ٢٢

یکره ان یدفع الیٰ واحد مأتی درهم فصاعداً (هدایه جلداول ص: ١٩٠ باب من یجوز دفع الصدقات الخ)(٢) یعنی کسی غریب مسکین شخص کو زکوٰۃ کے مال میں سے دوسو درہم یعنی پچاس روپے یا اس سے زیادہ دینا مکروہ ہے۔

مسئلہ نمبر ٢٣

کالمستمنی بالکف علیٰ ماقالوا (هدایه جلداول ١٩٩ باب مایوجب القضاء ......)(٣) یعنی مشت زنی کرنے والے کا روزہ نہیں ٹوٹتا، حنفی مذہب کے فقہاء نے یہی کہا ہے۔ گو روزے کی حالت میں یہ کام کیا ہو)

---

(١) هدایه ج١ ص: ١٣٠

(ف) شرح وقایه ج١ ص: ١٥٩ / البحرالرائق ج١ ص: ٦٥٣

(٢) هدایه ج١ ص: ٢٠٧

(ف) شرح وقایه ج١ص: ٢٣٨ / درمختارج١ ص: ١٤١ /بدائع الصنائع ج٢ ص: ١٦٠ /فتاوی قاضی خان ج١ ص: ١٢٥

(٣) هدایه ج١ ص: ٢١٧ (ف) شرح وقایه ج١ ص: ٢٤٨ / درمختار ج١ ص: ١٥٠ / بدائع الصنائع ج٢ ص: ٢٤٤ / فتاوی قاضی خان ج١ ص: ٩٨

مسئلہ نمبر ۲۴

عن ابی حنیفة انه لایجب الکفارة بالجماع فی موضع المکروہ (ہدایہ جلد اول ص: ۲۰۱ باب مایوجب الخ)(۱) یعنی پاخانے کی جگہ میں وطی کرنے سے کفارہ واجب نہیں ہوتا۔ امام ابو حنیفہ کا فتوی یہی ہے۔

مسئلہ نمبر ۲۵

لوجا مع میتة اوبهیمة فلاکفارة انزل اولم ینزل (ہدایہ جلداول ص: ۲۰۱ باب مایوجب القضاء الخ) (۲) مردہ عورت سے یاچوپائے سے بد فعلی کرنے سے روزہ کا کفارہ نہیں آتا، انزال نہ ہوا ہو تو بھی اور انزال ہو گیا ہو جب بھی۔

مسئلہ نمبر ۲۶

من جامع فیما دون الفرج فانزل .... لاکفارة علیه (ہدایہ جلداول ص: ۲۰۲ باب مایوجب القضاء الخ) (۳) یعنی

---

(۱) ہدایہ ج۱ ص: ۲۱۹ (ف) درمختار ج۱ ص: ۱۵۰ / بدائع الصنائع ج۲ ص: ۲۵۳

(۲) ایضا (ف) البحرالرائق ج۲ ص: ۱۸۳ /درمختار ج۱ص: ۱۵۰ بدائع الصنائع ج۲ ص: ۲۴۴ / فتاوی عالمگیری ج۱ ص: ۳۰۵/ فتاوی قاضی خان ج۱ ص: ۹۸

(۳) ہدایہ ج۱ ص: ۲۲۰ (ف) البحرالرائق ج۲ ص: ۱۸۵ درمختار ج۱ ص: ۱۵۰ / بدائع الصنائع ج۲ ص: ۲۴۴ فتاوی قاضی خان ج۱ ص: ۹۸

شرمگاہ سے مس کیا اور جگہ جماع کیا اور انزال بھی ہوا پھر بھی روزہ کا کفارہ لازم نہیں آئے گا۔

مسئلہ نمبر ۲۷

لایشعر عند ابی حنیفة ویکره ...... ولابی حنیفة انه مثلة (هدایه یوسفی جلداول ص: ۲۴۳ باب التمتع)(۱) یعنی قربانی کے جانور کا اشعار کرنا (یعنی اس کے کوہان پر نشان کر دینا جو سنت ہے) مکروہ ہے، بلکہ یہ مثلہ کرنا ہے (یعنی اعضاء بدن کا کاٹ دینا) امام ابو حنیفہ کی رائے یہی ہے۔

مسئلہ نمبر ۲۸

مسه امرأة بشهوة ونظرہ الیٰ فرجها و نظر ها الیٰ ذکره عن شهوة (هدایه جلد ۲ ص: ۲۸۹ فصل فی المحرمات)(۲) یعنی کسی مرد نے کسی غیر عورت کو شہوت کے ساتھ چھولیا، اس کی شرمگاہ کو دیکھ لیا یا اس عورت نے اس کی شرمگاہ کو شہوت کی نظر سے دیکھ لیا تو اس عورت کی ماں اور بیٹی اس مرد پر حرام ہو گئی۔

---

(۱) هدایه ج۱ ص ۲۶۲

(ف) شرح وقایه ج۱ ص ۲۷۱، درمختار ج۱ ص ۱۷۳ / البحرالرائق ج۲ ص ۶۲۴

(۲) هدایه ج۲ ص ۳۰۹ (ف) شرح وقایه ج۲ ص ۱۱ درمختار ج۱ ص ۱۲۸ البحرالرائق ج۳ ص ۱۰۹ فتاوی عالمگیری ج۱ ص ۲۷۵

مسئلہ نمبر۲۹

ولو مس فانزل ...... والصحیح انه لایوجبها ......
وعلیٰ هذا اتیان المرأة فی الدبر (هدایه ج ۲ ص: ۲۸۹ فصل فی بیان المحرمات)(۱) یعنی اگر چھونے سے انزال ہو جائے تو حرمت ثابت نہ ہو گی، اسی طرح اگر خلاف فطرت فعل کیا یعنی اس عورت سے پاخانہ کی جگہ وطی کی تو بھی حرمت ثابت نہ ہو گی،(یعنی صرف چھو لینے سے حرمت ثابت، لیکن اگر اتنا مساس کیا کہ انزال ہو گیا تو حرمت زائل، صرف دیکھ لینے سے حرمت موجود، لیکن شرمناک بدفعلی سے حرمت مفقود۔

مسئلہ نمبر۳۰

اذا طلق امرأته طلاقاً بائنا او رجعیاً لم یجزله ان یتزوج باختها حتی تنقضی عدتها (هدایه ج ۲ ص: ۲۸۹ فصل فی المحرمات)(۲) یعنی ایک شخص نے اپنی بیوی کو بائن طلاق دیدی یا رجعی ،جب تک اس کی عدت نہ گذر جائے وہ مرد اس کی بہن سے نکاح نہیں کرسکتا(عورت کی عدت تو سنی تھی یہ مرد کا عدت گذارنا بھی سن لیجئے)

---

(۱) هدایه ج۲ ص: ۳۰۹ (ف) قدوری ص: ۲۱۶/فتاوی عالمگیری ج۱ ص: ۲۷۵

(۲) ایضاً (ف) البحر الرائق ج۳ ص: ۱۸۰ فتاوی عالمگیری ج۱ ص: ۲۷۹

مسئلہ نمبر ۳۱

اذا رأى امرأة تزنى فتزوجها حل له ان يطأها قبل ان يستبرأها عند هما (هدايه جلد۲ ص: ۲۹۲ فصل فی المحرمات)(۱) یعنی کسی عورت کو زنا کرتے ہوئے دیکھا اور اس سے نکاح کرلیا تو اس سے ہمبستر ہونا (ابوحنیفہ وابویوسف کے نزدیک) جائز ہے اور کچھ ضرورت نہیں کہ ایک حیض تک ٹھہرے۔

مسئلہ نمبر ۳۲

من ادعت عليه امرأة انه تزوجها واقامت بينة فجعلها القاضي امرأته ولم يكن تزوجها وسعها المقام معه وان تدعه يجامعها وهذا عند ابي حنيفة (هدايه جلد۲ ص: ۲۹۳ بيان المحرمات)(۲) یعنی ایک عورت نے ایک مرد پر جھوٹا دعویٰ کیا کہ اس سے نکاح کیا ہے اور جھوٹے گواہ گذار دیئے، قاضی نے اس پر فیصلہ کردیا حالانکہ حقیقتاً نکاح نہیں ہوا تو اب ان دونوں کو یکجا رہنا سہنا اور مجامعت اور صحبت کرنا سب جائز ہے، امام ابوحنیفہ کا فتویٰ یہی ہے۔

---

(۱) هدايه ج۲ ص: ۳۱۲ (ف) فتاوی عالمگیری ج۱ ص: ۲۱۸ / فتاوی قاضي خان ج۱ ص: ۱۶۸

(۲) ايضا (ف) درمختار ج۱ ص: ۱۹۰ البحرالرائق ج۳ ص: ۱۹۰ فتاوی عالمگیری ج۱ ص: ۲۸۳

مسئلہ نمبر ۳۳

فان تزوج الذمی علیٰ خمر اوخنزیر ثم اسلما اواسلم احد هما فلها الخمر والخنزیر(هدایه جلد۲، ص: ۳۱۸ فصل فی احکام النکاح فی الکفار)(۱) یعنی ذمی مرد نے ذمی عورت سے نکاح کیا اور مہر میں شراب یا سور مقرر کیا پھر دونوں میاں بیوی مسلمان ہوگئے تو بھی مہر میں شراب یا سور ادا کردے اسی طرح اگر دونوں میں سے ایک مسلمان ہوگیا تو بھی یہی حکم ہے۔

مسئلہ نمبر ۳۴

فان امتنع الشهود من الابتداء سقط الحد(هدایه یوسفی جلد۲ ص: ٤٤٨ فصل فی کیفیة الحد)(۲) یعنی زانی کو سنگسار کرنے کے وقت پہلے گواہ سنگ باری شروع کریں اگر وہ نہ کریں تو حد ساقط ہوجائے گی، یعنی زانی کو پھر رجم ہی نہ کیا جائے گا۔

مسئلہ نمبر ۳۵

جاریة ابیه وامه وزوجته(هدایه جلد۲ ص: ٤٩٢٠ باب الوطی الذی یوجب الخ......)(۳) یعنی جو شخص اپنے باپ کی یا اپنی ماں کی یا

---

(۱) هدایه ج۲ ص: ۳۳۸ (ف) درمختار ج۱ ص: ۲۰٤ /شرح وقایه ج۲ ص: ٤٧ / البحرالرائق ج ۳ ص: ۳۲٦.

(۲) هدایه ج۲ ص: ٥٠٩ (ف) فتاوی عالمگیری ج۲ ص: ١٤٦

(۳) هدایه ج۲ ص: ٥١٤ (ف) البحرالرائق ج٥ ص: ۲۱

اپنی بیوی کی لونڈی سے زنا کرے اور یہ کہدے کہ میں نے خیال کیا تھا کہ یہ مجھ پر حلال ہے تو اسے حد نہیں لگائی جائے گی۔

مسئلہ نمبر ۳۶

والمطلقة ثلاثة وهى فى العدة وبائنا بالطلاق على مال وهى فى العدة وام ولد اعتقها مولاها وهى فى العدة(هداية جلد۲ ص: ٤٩٢ باب الوطى الذى يوجب الخ ......)(۱) یعنی کسی شخص نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دیدیں اور پھر اس سے عدت کے اندر زنا کیا، یا طلاق بائن مال لے کر دیدی پھر عدت میں زنا کیا اور ام ولد لونڈی کو آزاد کر دیا اور عدت میں اسے زناکاری کی اور غلام نے اپنے آقا کی لونڈی سے زنا کیا، اگر یہ لوگ کہہ دیں کہ ہم نے اسے حلال جانا تھا تو ان میں سے کسی پر حد نہیں۔

مسئلہ نمبر ۳۷

والجارية المرهونة فى حق المرتهن (هدايه يوسفى ص: ٤٩٢ ج۲ باب الوطئ الخ......)(۲) یعنی اگر کسی کے پاس دوسرے کی لونڈی گروی ہو اور وہ اس سے بدکاری کرے تو اس پر بھی کوئی حد نہیں (خواہ وہ کہے کہ میں اسے حلال خیال کرتا تھا خواہ کہے کہ میں اسے حرام جانتا تھا

(ملاحظہ ہو اس سے اگلا صفحہ)

---

(۱) هدایه ج۲ ص: ٥١٤ (ف) البحر الرائق ج٥ ص: ٢١

(۲) هدایه ج۲ ص: ٥١٤ (ف) شرح وقایه ج۲ ص: ٢٤٩

مسئلہ نمبر ۳۸

لاحد علیٰ من وطی جاریة ولده وولد ولده وان قال علمت انها علی حرام (هدایه جلد۲ ص: ٤٩٣ باب الوطی الذی یوجب الخ)(۱) یعنی اگر کوئی شخص اپنی اولاد یا اولاد کی اولاد کی لونڈی سے بدکاری کرے اگرچہ وہ جانتا ہو کہ یہ اس پر حرام ہے تاہم اسے حد نہ ماری جائے

مسئلہ نمبر ۳۹

من تزوج امرأة لایحل له نکاحها فوطیها لایجب علیه الحد عند ابی حنیفة (هدایه جلد۲ ص: ٤٩٤ باب الوطی……)(۲) یعنی جو شخص ان عورتوں میں سے کسی سے نکاح کرے جن سے نکاح حرام ہے (جیسے ماں بہن بیٹی وغیرہ اس پر حد واجب نہیں۔) امام ابو حنیفہ کا فرمان یہی ہے۔

مسئلہ نمبر ۴۰

من اتی امرأة فی الموضع المکروه اوعمل عمل قوم لوط فلاحد علیه عند ابی حنیفة (هدایه جلد۲ ص: ٤٩٥ باب الوطی یوجب الحد ……)(۳) یعنی جو شخص کسی عورت کی یا مرد کی پاخانہ کی جگہ

---

(۱) هدایه ج۲ ص: ۵۱۵ (ف) البحر الرائق ج۵ ص: ۱۹

(۲) هدایه ج۲ ص: ۵۱۶ (ف) البحر الرائق ج۵ ص: ۲۵

(۳) ایضاً (ف) شرح وقایه ج۲ ص: ۲۵۳ / البحر الرائق ج۵ ص: ۲۷ / فتاوی عالمگیری ج۲ ص: ۱۵۰

میں بدکاری کرے تو اس پر حد نہیں، امام ابو حنیفہ کا فرمان یہی ہے۔

مسئلہ نمبر ۴۱

من زنیٰ فی دارالحرب اوفی دارالبغی ثم خرج الینا لایقام علیه الحد(هدایه جلد۲ ص: ٤٩٥ باب الوطی الذی ......)(۱) یعنی جو شخص کفار کی حکومت میں یا باغیوں کی حکومت کے علاقہ میں زنا کرے، پھر اسلامی حکومت میں آجائے تو اس پر زناکاری کی کوئی حد نہیں۔

مسئلہ نمبر ۴۲

من وطی بهیمة فلاحد علیه(هدایه ج۲ ص: ٤٩٥ باب وطی الذی ......)(۲) یعنی جو شخص چوپائے سے بدفعلی کرے اس پر حد نہیں۔

مسئلہ نمبر ۴۳

اذا زنی الصبی اوالمجنون بامرأة طاوعته فلاحدّ علیه ولا علیها(هدایه ج۲ ص: ٤٩٧ باب الوطی الذی یوجب الحد)(۳) یعنی

---

(۱) هدایه ج۲ ص: ٥١٧ (ف) شرح وقایه ج۲ ص: ٢٥٣ / البحرالرائق ج ٥ ص: ٢٠٩ / قدوری ص: ٢١٦ / فتاوی عالمگیری ج۲ ص: ١٤٩

(۲) ایضاً (ف) شرح وقایه ج۲ ص: ٢٥٣ / البحرالرائق ج٥ ص: ٢٠٩ / فتاوی عالمگیری ج۲ ص: ١٥٠

(۳) هدایه ج۲ ص: ٥١٨ (ف) البحرالرائق ج٥ ص: ٣٠ / فتاوی عالمگیری ج۲ ص: ١٤٩

اگر کوئی عورت اپنی خوشی اور رضامندی سے کسی بیوقوف یا بچے کے ساتھ زنا کرائے تو اس عورت پر کوئی حد نہیں نہ اس بیوقوف اور بچے پر کوئی حد ہے۔

مسئلہ نمبر ۴۴

کل شیء صنعه الامام الذی لیس فوقه امام فلاحد علیه الاالقصاص(هدایه یوسفی جلد ۳ ص: ٤٩٨ باب الوطی الذی یوجب الحد ......)(۱) یعنی خود مختار آزاد بادشاہ جو کچھ بڑا کام کرے (مثلاً چوری، زناکاری، شراب خوری وغیرہ) اس پر کوئی حد نہیں، ہاں اگر کسی کو قتل کرڈالے تو قصاص ہے۔

مسئلہ نمبر ۴۵

اذاشهد علیه الشهود بسرقة اوبشرب خمر اوبزناء بعد حین لم یوخذ به (هدایه جلد۲ ص: ٤٩٩ باب الشهادة علی الزنا ......)(۲) یعنی کسی چور کی چوری، شرابی کی شراب خوری، زانی کی زناکاری کی گواہوں نے وقوعہ کے کچھ دنوں بعد گواہی دی تو اس مجرم کو نہ پکڑا جائے نہ حد ماری جائے۔ (کچھ دنوں بعد سے مراد ایک ماہ بعد ہے) ملاحظہ ہو اس سے اگلا صفحہ)

---

(۱) هد ایه ج۲ ص: ٥٢٠ (ف) البحرالرائق ج٥ ص: ٥٣٢ / فتاوی عالمگیری ج۲ ص: ۱٥۱

(۲) هدایه ج۲ ص: ٥٢٠

مسئلہ نمبر ۴۶

ان شهد وانه زنیٰ بامرأة لایعرفونها لم یحد (هدایه جلد ۲ ص: ۵۰۰ باب الشهادة علی الزنا)(۱) یعنی اگر گواہوں نے گواہی زنا کی دی لیکن اس عورت کو وہ پہچانتے نہ تھے تو اسے حد نہ لگائی جائے، اگرچہ مرد کو پہچانتے بھی ہوں۔

مسئلہ نمبر ۴۷

ان شهد اثنان انه زنیٰ بفلانة فاستکرهها و ...ان انها طاوعته د رىء الحد عنهما جميعاً عند ابی حنيفة وهو قول زفر (هدایه ج۲ ص: ۵۰۰ باب الشهادة علی الزنا.....) (۲) یعنی ایک زانی کے زنا پر چار گواہ ہیں دو تو کہتے ہیں کہ وہ عورت راضی نہ تھی دو کہتے ہیں وہ بھی راضی تھی تو نہ عورت کو حد لگائی جائے گی نہ مرد کو، امام ابو حنیفہ کا فتویٰ یہی ہے اور ان کے شاگرد امام زفر بھی ان کے ساتھ ہیں۔

مسئلہ نمبر ۴۸

ان اقر بعد ذها ب رائحتها لم يحد عند ابی حنيفة

---

(۱) هدایه ج۲ ص: ۵۲۱

(ف) البحر الرائق ج۵ ص: ۳۵ / فتاوی عالمگیری ج۲ ص: ۱۵۲

(۲) ایضاً (ف) شرح وقایه ج۲ ص: ۲۵۵ /فتاوی عالمگیری ج۲ ص: ۱۵۳

وابی یوسف(هدایه ج ۲ ص: ۵۰۵ باب حدالشرب)(۱) یعنی ایک شرابی نے اپنے شراب پینے کا اقرار کیا لیکن اس وقت اس کے منہ کی شراب کی بدبو چلی گئی ہے تو باوجود اس کے اقرار کے، اسے حد نہیں لگے گی۔

مسئلہ نمبر ۴۹

کذلك اذا شهدوا علیه بعد ماذهب ریحها عندابی حنیفة وابی یوسف(هدایه یوسفی ج۲ ص: ۵۰۵ باب حد الشرب)(۲) یعنی شرابی نے شراب پی لی جب اس کے منہ کی بدبو چلی گئی تو اگرچہ گواہ گواہی دیں، تاہم حد نہیں لگائی جائے گی۔

مسئلہ نمبر ۵۰

لان السکر من المباح لایوجب الحد کالبنج (هدایة جلد۲ ص: ۵۰۶ باب حد الشرب)(۳) یعنی جو نشہ لانے والی مباح چیزیں ہیں ان کے استعمال سے اگر نشہ آئے تو حد نہیں جیسے بھنگ کا پینا۔

---

(۱) هدایه ج۲ ص: ۵۲۷

(ف) شرح وقایه ج۲ ص: ۲۶۲/قدوری ص: ۲۱۷/البحرالرائق ج۵ ص: ۴۴/فتاوی عالمگیری ج۲ ص: ۱۵۹

(۲) ایضاً (ف) شرح وقایه ج۲ ص: ۲۵۴ / البحرالرائق ج ۵ ص: ۴۴/ فتاوی عالمگیری ج۲ ص: ۱۵۹.

(۳) هدایه ج۲ ص: ۵۲۸ (ف) بدائع الصنائع ج۵ ص: ۴۹۷/فتاوی عالمگیری ج۲ ص: ۱۶۰وج ۵ ص: ۴۱۵

مسئلہ نمبر ۵۱

لایقطع ...... کالخشب والحشیش والقصب والسمك والصید والزرنیخ والمغرة والنورة ویدخل ...... فی الطیر الدجاج والبط والحمام (هدایه ج۲ ص: ۵۱۷ باب مایقطع فیه ......)(۱) یعنی خشک لکڑیاں اور گھاس اور بانس اور مچھلی اور پرند جیسے مرغ، بطخ، کبوتر وغیرہ اور ہڑتال اور سرخ مٹی اور قلعی چونے کا جو چور ہو اس کے ہاتھ نہیں کاٹے جائیں گے۔

مسئلہ نمبر ۵۲

لاقطع فیما یتسارع الیه الفساد کاللبن واللحم والفواکه الرطبة(هدایه ج۲ ص: ۵۱۸ باب مایقطع فیه ......)(۲) یعنی ان چیزوں کے چرانے میں بھی ہاتھ نہیں کاٹے جائیں گے جو جلد خراب ہو جاتی ہیں، جیسے دودھ، گوشت اور تر میوے۔

مسئلہ نمبر ۵۳

لایقطع فی الاشربة المطربة (هدایه ج۲ ص: ۵۱۸)(۳) یعنی نشہ والی پینے کی چیزوں کے چرانے سے بھی ہاتھ نہیں کاٹا جاتا۔

---

(۱) هدایه ج۲ ص: ۵۳۹(ف) درمختار ج۱ ص: ۳۲۳/ البحرالرائق ج۵ ص: ۹۰/بدائع الصنائع ج٦ ص: ۹-۱۰/ شرح وقایه ج۲ ص: ۲۷٦ /فتاوی عالمگیری ج۲ ص: ۱۷۵

(۲) ایضاً(ف) ایضاً (۳) ایضاً

مسئلہ نمبر ۵۴

لافی الطنبور لانه من المعازف(هدایه ج۲ ص: ۵۱۸ ......)
(۱) یعنی طنبورہ وغیرہ باجے گاجے چرانے سے بھی ہاتھ نہیں کٹ سکتا۔

مسئلہ نمبر ۵۵

لافی سرقة المصحف وان کان علیه حلیة(هدایه ج۲ ص: ۵۱۸ باب مایقطع فیه ......)(۲) یعنی قرآن شریف کے چور کے ہاتھ نہیں کاٹے جائیں گے اگرچہ وہ سونے کے کام والا ہو۔

مسئلہ نمبر ۵۶

لایقطع فی ابواب المسجد الحرام (هدایه ج۲ ص: ۵۱۸ باب مایقطع فیه ......)(۳) یعنی خانہ کعبہ مسجد حرام کے دروازے اگر کوئی چور چرالے جائے تو اس کے بھی ہاتھ نہیں کاٹے جائیں گے۔

مسئلہ نمبر ۵۷

لاالصلیب من الذهب ولاالشطرنج ولاالنرد(هدایه ج۲ ص: ۵۱۹ باب مایقطع فیه......(٤) یعنی سونے کی صلیب اور پانسے

(۱) هدایه ج۲ ص: ۵٤۰ (ف) درمختار ج۱ ص: ۳۳۳/ البحرالرائق ج۵ ص: ۹۰/ بدائع الصنائع ج٦ ص: ۱۰ / شرح وقایه ج۲ ص: ۲۷۷ / فتاوی عالمگیری ج۲ ص: ۱۷۷
(۲) ایضاً (۳) ایضاً (٤) ایضاً

چرانے والے کے ہاتھ نہ کاٹنے چاہئیں۔

مسئلہ نمبر ۵۸

لاقطع علی سارق الصبی الحر وان کان علیه حلی (هدایه ج۲ ص: ۵۱۹ باب مایقطع فیه ......)(۱) یعنی اگر کوئی شخص چھوٹے بچے کو چرالے جائے اگر وہ زیور بھی پہنے ہوئے ہو تاہم اس کے ہاتھ نہیں کاٹے جائیں گے۔

مسئلہ نمبر ۵۹

لاقطع فی سرقة العبد الکبیر (هدایه ج۲ ص: ۵۱۹ باب مایقطع فیه ......)(۲) یعنی بڑی عمر کے غلام کو چرایا جائے تو بھی ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔

مسئلہ نمبر ۶۰

لافی سرقة کلب ولافهد (هدایه ج۲ ص: ۵۱۹ باب مایقطع فیه ......)(۳) یعنی کتے اور چیتے کے چور پر ہاتھ کٹنا نہیں۔

مسئلہ نمبر ۶۱

لاقطع فی دف ولاطبل ولابربط ولامزمار (هدایه) (٤)

---

(۱) هدایة ج۲ ص: ۵٤۰ (ف) درمختار ج۱ ص: ۳۲۳ / البحرالرائق ج۵ ص: ۹۱ شرح وقایه ج۲ ص: ۲۷۸ فتاوی عالمگیری ج۲ ص: ۱۷۷

(۲) ایضا (۳) ایضا (٤) (ایضا)

یعنی ڈھپ، طبلہ، بربط اور دوسری قسم کے باجوں کے چور کے ہاتھ نہیں کاٹے جائیں گے۔

مسئلہ نمبر ۶۲

لاقطع على النباش وهذا عند ابى حنيفة (هدايه ج۲ ص: ۵۲۰ باب مايقطع فيه ......)(۱) یعنی کفن چور کا ہاتھ بھی نہ کاٹنا چاہئے۔

مسئلہ نمبر ۶۳

من سرق عينا فقطع فيها فرد ها ثم عاد فسرقها وهى بحالها لم يقطع (هدايه ج۲ ص: ۵۲۱ باب مايقطع فيه......)(۲) یعنی ایک شخص نے ایک چیز چرائی اس کا ہاتھ کاٹا گیا اور وہ چیز مالک کے پاس پہونچ گئی اسی چور نے پھر دوبارہ اسی چیز کو چرایا تو اب اس کا ہاتھ نہ کاٹا جائے گا

مسئلہ نمبر ۶۴

من سرق من ابويه او ولده او ذى رحم محرم منه لم يقطع (هدايه يوسفى ج۲ ص: ۵۲۲ فصل فى الحرز)(۳) یعنی جو شخص اپنے

---

(۱) هدايه ج۲ ص: ۵۴۱

(۲) هدايه ج۲ ص: ۵۴۲ (ف) البحر الرائق ج۵ ص: ۹۳/ بدائع الصنائع ج۶ ص: ۱۷ / شرح وقايه ج۲ ص: ۲۷۹

(۳) هدايه ج۲ ص: ۵۴۳ (ف) درمختار ج۱ ص: ۳۳۴/ البحر الرائق ج۵ ص: ۹۶/ بدائع الصنائع ج۶ ص: ۲۱ / شرح وقايه ج۲ ص: ۲۸۰ فتاوى عالمگيرى ج۲ ص: ۱۸۱

ماں باپ یا اولاد یا کسی اور ذی محرم رشتہ دار کی چوری کرنے اس کا ہاتھ بھی نہ کاٹا جائے گا۔

مسئلہ نمبر ٦٥

لوسرق من بیت ذی رحم محرم متاع غیر ینبغی ان لایقطع (هدایه ج۲ ص: ٥٢٢ فصل فی الحرز……)(١) یعنی اگر کسی غیر شخص کی چیز اپنے ذی محرم رشتہ دار کے گھر سے کوئی چرالے پھر بھی اس پر حد نہیں۔

مسئلہ نمبر ٦٦

لاقطع علی من سرق مالا من حمام او من بیت اذن للناس فی دخوله فیه (هدایه جلد۲ ص: ٥٢٣ فصل فی الحرز……)(٢) یعنی حمام میں سے یا ایسے گھر میں سے جس میں اسے جانے کی اجازت ہو کوئی چیز چرالائے تو اس پر بھی حد نہیں۔

مسئلہ نمبر ٦٧

لاقطع علی الضیف اذا سرق ممن اضافه (هدایه)(٣)

---

(١) هدایه ج۲ ص: ٥٤٣ (ف) درمختار ج١ ص: ٣٣٤/ بدائع الصنائع ج٦ ص: ٢١/ شرح وقایه ج۲ ص: ٢٨٠ فتاوی عالمگیری ج۲ ص: ١٨١

(٢) هدایه ج۲ ص: ٥٤٥ (ف) درمختار ج١ ص: ٣٣٤/ البحر الرائق ج٥ ص: ٩٧ بدائع الصنائع ج٦ ص: ١٩/ شرح وقایه ج۲ ص: ٢٨١

(٣) ایضا

یعنی مہمان اپنے میزبان کے گھر سے چوری کرے تو اس پر بھی حد نہیں یعنی اس کا ہاتھ بھی نہ کاٹا جائے۔

مسئلہ نمبر ٦٨

اذا نقب اللص البيت فدخل واخذ المال وناوله آخر خارج البيت فلاقطع عليهما (هدايه ج ٢ ص: ٥٢٤ (١) یعنی چور نقب لگا کر کسی کے گھر میں گیا اور وہاں سے مال لے لے کر ایک دوسرے چور کو دے دیا جو گھر کے باہر کھڑا تھا تو نہ اس کے ہاتھ کاٹے جائیں نہ اس کے۔

مسئلہ نمبر ٦٩

كذلك ان حمله علىٰ حمار فساقه واخرجه (هدايه ج٢ ص: ٥٢٤)(٢) یعنی اگر اسی طرح مال گدھے پر لاد لیا اور اسے ہنکا لایا تو بھی حد نہیں، ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔

مسئلہ نمبر ٧٠

من نقب البيت وادخل يده فيه واخذ شيئا لم يقطع(هدايه ج٢ ص: ٥٢٤ ، ٥٢٥ فصل فی الحرز)(٣) یعنی چور نے اگر نقب لگا کر اور اس میں سے ہاتھ بڑھا کر چوری کی تو ہاتھ نہ کاٹنا چاہئے۔

---

(١) هد ايه ج٢ ص: ٥٤٥ (ف) درمختار ج١ ص: ٣٣٥/ البحر الرائق ج٥ ص: ١٠٠ / بدائع الصنائع ج٦ ص: ١٠ / شرح وقايه ج٢ ص: ٢٨١

(٢) هدايه ج٢ ص: ٥٤٦(ف) البحر الرائق ج٥ ص: ١٠١/ شرح وقايه ج٢ ص: ٢٨٤ / درمختار ج١ ص: ٢٣٥/ فتاوى عالمگيرى ج٢ ص: ١٨٠

(٣) ايضاً

مسئلہ نمبر۷۱

اذا ادّعیٰ السارق ان العین المسروقة ملکه سقط القطع عنه وان لم یقم بینة معناہ بعد ما شهد الشاهدان بالسرقة (هدایه ج۲ ص: ۵۲۹ فصل فی کیفیة القطع)(۱) یعنی ایک چور نے چوری کی ،دو گواہوں نے گواہی دی لیکن بلادلیل جھوٹ موٹ اس نے کہہ دیا کہ یہ میرا مال ہے تو بھی اس کا ہاتھ نہ کاٹنا چاہئے۔

مسئلہ نمبر۷۲

من سرق سرقات فقطع فی احدا ها فهو لجمیعها ولایضمن شیئاً عند ا بی حنیفة (هدایه ج۲ ص: ۵۵۱ فصل فی کیفیة القطع ......)(۲) یعنی ایک شخص نے کئی چوریاں کیں،ایک میں پکڑا گیااور ہاتھ کاٹا گیاتواب کل چوری کے مال کاوہ ضامن نہیں،یعنی مال کاواپس کرنااس کے ذمہ نہیں۔امام ابو حنیفہ کا قیاس یہی ہے،اور نہ دوبارہ اس پر کوئی حد ہے۔

مسئلہ نمبر۷۳

ان سرق شاة فذ بحها ثم اخرجها لم یقطع(هدایه ج۲

---

(۱) هدایه ج۲ ص: ۵۵۱ (ف) شرح وقایه ج۲ ص: ۲۸۵/ د رمختار ج ۱ ص: ۳۳٦/ بدائع الصنائع ج٦ ص: ٤۳

(۲) هدایه ج۲ ص: ۵۵۳ (ف) فتاوی عالمگیری ج۲ ص: ۱۸۵

ص: ۵۳۲ باب مایحدث .....)(۱) یعنی اگر کسی چور نے بکری چرائی لیکن وہیں اسے ذبح کرڈالا پھر نکال لے گیا تو اس کا ہاتھ بھی نہ کاٹنا چاہئے۔

مسئلہ نمبر ۴۴

فان سرق ثوباً فصبغه احمر قطع ولم یوخذ منه الثوب ولم یضمن قیمة الثوب وهذا عند ابی حنیفة وابی یوسف(هدایه ج ۲ ص: ۵۳۳ باب مایحدث السارق .....)(۲) یعنی اگر چور نے کپڑا چرایا اور سرخ رنگ لیا تو ہاتھ تو کاٹا جائے گا لیکن کپڑا اسی کا ہو گیا نہ تو واپس لیا جائے نہ وہ اس کپڑے کی قیمت کا ضامن ہے امام ابو حنیفہ کی فقہ یہی ہے اور قاضی ابو یوسف کی قضا بھی یہی ہے۔

مسئلہ نمبر ۴۵

من امتنع من الجزیة اوقتل مسلماً اوسب النبیٔ علیه السلام اوزنیٰ بمسلمة لم ینتقض عهده (هدایه ج۲ ص: ۵۷۵ فصل فی ماینبغی الذ می)(۳) یعنی اگر ذمی کافر جزیہ ادا کرنے سے انکار کردے یا کسی مسلمان کو قتل کر ڈالے یا نبی علیہ السلام کو گالیاں دے یا کسی مسلمان عورت سے زنا کرے، پھر بھی اس کا ذمہ نہیں ٹوٹتا۔

---

(۱) هدایه ج۲ ص: ۵۵٤ باب مایحدث السارق فی السرقة

(ف) فتاویٰ عالمگیری ج۲ ص: ۱۸۵

(۲) ایضاً (۳) هدایه ج۲ ص: ۵۹۸

مسئلہ نمبر ۷۶

یجوز الانتفاع به للخرز (هدايه ج۳ ص: ۳۹ باب البيع الفاسد)(۱) یعنی سور کے بالوں سے موزہ گانٹھنا جائز ہے۔

مسئلہ نمبر ۷۷

لووقع فی الماء القليل .... عند محمد لايفسد ه .... لان اطلاق الانتفاع به دليل طهارته(هدا يه ج ۳ باب البيع الفاسد)(۲) یعنی اگر سور کے بال تھوڑے سے پانی میں پڑ جائیں توامام محمد کافتوی ہے کہ وہ پانی ناپاک نہیں ہوتا، اس لئے کہ جب ان بالوں سے فائدہ اٹھانا جائز ہے تو یہ جواز دلیل ہے اس کی پاکیزگی پر (اورپاکیزہ چیزپانی میں پڑنے سے پانی ناپاک کیوں ہونے لگا؟)

مسئلہ نمبر ۷۸

اذا امر المسلم نصرانياً يبيع خمر اوبشرائها فـفـعل ذلك جاز عند ابی حنيفة(هدايه ج ۲ ص: ٤١ باب البيع الفاسد)(۳) یعنی

(۱) هدايه ج۳ ص: ۵۵(ف) درمختار ج۲ ص: ۲٦/ بدائع الصنائع ج٤ ص: ۳۳۳/ البحرالرائق ج٦ ص: ۱۳۲ / فتاوی عالمگیری ج۲ ص: ۱۱۵

(۲) هدايه ج۳ ص: ۵۵ (ف) درمختار ج ۲ ص: ۲٦ / البحرالرائق ج٦ ص: ۱۳۳

(۳) هد ايه ج۳ ص: ۵۸ (ف) درمختار ج۲ ص: ۲۷ / بدائع الصنائع ج٤ ص: ۳۳٤/ البحرالرائق ج٦ ص: ۱۳۸ / فتاوی عالمگیری ج۲ ص: ۱۱۵

مسلمان کسی نصرانی کو کہے کہ میری شراب بیچ دے یا مجھے شراب خرید دے
توامام صاحب کے نزدیک جائز ہے۔

مسئلہ نمبر ۷۹

لاربٰو بین المولی وعبدہ (ھدایہ فاروقی ج۳ ص:۷۰
باب الربوٰ)(۱) یعنی آقا اپنے غلام سے سود لے سکتا ہے غلام اور آقا کے
درمیان کوئی سود نہیں۔

مسئلہ نمبر ۸۰

لابین المسلم والحربی فی دارالحرب(ص:۷۰ بابٌ
الربو)(۲) یعنی مسلمان اور حربی کافر میں کفرستان میں کوئی سود نہیں (یعنی
کفار کی حکومت میں مسلمان وہاں کے رہنے والے کافروں سے سود (بیاج)
لے سکتا ہے۔

مسئلہ نمبر ۸۱

**لان مالھم مباح فی دار ھم فبای طریق اخذہ المسلم اخذ
مالاً مباحاً** (ھدایہ ج۳ ص: ۷۰ باب الربوٰ)(۳) یعنی کفار کا مال کفار کی
سلطنت میں مسلمانوں پر مباح ہے جس طرح چاہے لے لے، وہ مال مباح

---

(۱) ھدایہ ج۳ ص: ۸٦ (ف) درمختار ج۲ ص: ٤۳ / البحرالرائق ج٦ ص:
۳۲٦/ قدوری ص: ۸۳
(۲) ایضاً (۳) ایضاً

اور جائز ہی رہے گا (چاہے چوری کرکے، چاہے ڈاکہ ڈال کے، چاہے لوٹ مار کرکے، چاہے کسی اور طرح سے)

مسئلہ نمبر ۸۲

يجوز بيع الكلب والفهد والسباع المعلم وغير المعلم في ذلك سواء(هدايه فاروقی ج ۳ ص: ۸۵ مسائل منثوره)(۱) یعنی کتے اور چیتے اور درندوں کی خرید وفروخت جائز ہے، چاہے وہ سدھے ہوئے ہوں یعنی شکاری ہوں یا غیر شکاری۔

مسئلہ نمبر ۸۳

لاتقبل شهادة الاعمىٰ(هدايه فاروقی ج۳ ص: ۱٤٤ باب من يقبل شهادته (۲) یعنی نابینا آدمی کی گواہی مردود ہے۔

مسئلہ نمبر ۸۴

لوعمى بعد الاداء يمتنع القضاء عند ابى حنيفة ومحمد (هدايه ج ۳ ص: ۱٤٥ باب من يقبل شهادته)(۳) یعنی اگر کسی شخص

(۱) هدايه ج۳ ص: ۱۰۱ (ف) درمختار ج۲ ص: ۵۰/ البحر الرائق ج٦ ص: ۲۸٦ بدائع الصنائع ج٤ ص: ۳۳٤/ فتاوی عالمگیری ج۲ ص: ۱۱٤

(۲) هدايه ج۳ ص: ۱٦۰ (ف) درمختار ج۲ ص: ۹٤ / بدائع الصنائع ج۵ ص: ٤۰۱ / قدوری ص: ۲٤۸ / فتاوی عالمگیری ج۲ ص: ٤٦٤

(۳) هدايه ج۳ ص: ۱٦۱ (ف) درمختار ج۲ ص: ۹٤/ بدائع الصنائع ج۵ ص: ٤۰۱/ فتاوی عالمگیری ج۲ ص: ٤٦۵

نے گواہی دی اس کے بعد وہ نابینا ہو گیا تو اس کی گواہی پر فیصلہ کرنا منع ہے۔
امام ابو حنیفہ اور محمد کا قیاس یہی ہے۔

مسئلہ نمبر ۸۵

من كسر لمسلم بربطا اوطبلاً اومزماراً او دفا ا ورا ق له سكراً ا و منصفاً فهو ضامن .... وهـذا عند ا بى حنيفة(هدايه ج۳ ص: ۳۷۳ فصل فى غصب مالايتقوم)(۱) یعنی جو شخص کسی مسلمان کے بربط کو یا طبلے کو یا باجے کو یا ڈھول کو توڑ ڈالے یا اس کی شراب بہادے تو اسے قیمت ادا کرنی پڑے گی، امام ابو حنیفہ کا قیاس یہی ہے۔

مسئلہ نمبر ۸۶

بيع هذه الاشياء جا ئز وهذا عند ابى حنيفة (هدايه ج۳ ص: ۳۷۲ فصل فى غصب مالايتقوم)(۲) یعنی مزامیر، طبلہ، دف، نشہ آور چیز کی خرید و فروخت بھی جائز ہے امام ابو حنیفہ کا مذہب یہی ہے۔

مسئلہ نمبر ۸۷

من غصب .... لايضمن قيمته ام الولد عندابى حنيفة (هدايه فاروقى ج۳ ص: ۳۷۲ فصل فى غصب (۳) یعنی اگر کسی شخص

---

(۱) هد ايه ج۳ ص: ۳۸۸ (ف) درمختار ج۲ ص: ۲۰۹ / فتاوى عالمگيرى ج ۵ ص: ۱۳۱
(۲) ايضاً (۳) ايضاً

نے دوسرے آدمی کی ایسی لونڈی کو غصب کر لیا جس سے اس کے ہاں اولاد ہوئی ہو تو امام ابو حنیفہ کے نزدیک غصب کرنے والا قیمت کا ضامن نہ ہوگا۔

مسئلہ نمبر ۸۸

حیلة المصری اذا اراد التعجیل ان یبعث بها الیٰ خارج المصر فیضحی بها لما طلع الفجر (هدایه ج٤ ص: ٤٣٠ کتاب الاضحیة)(١) یعنی شہر کے رہنے والے لوگ قربانی نماز عید سے پہلے نہیں کر سکتے لیکن اگر وہ کرنا چاہیں تو حنفی مذہب انہیں یہ حیلہ سکھاتا ہے کہ وہ قربانی کے جانور کو شہر سے باہر بھیج دیں اور وہاں فجر ہوتے ہی ذبح کر ڈالیں۔

مسئلہ نمبر ۸۹

من دعی الیٰ ولیمة اوطعام فوجد ثمة لعباً اوغناء فلابأس بان یقعد ویأکل قال ابوحنیفة ابتلیت بهذا مرة فصبرت (هدایه ج٤ ص: ٤٣٩ کتاب الکراهیة (٢) یعنی کوئی شخص ولیمہ وغیرہ کی دعوت میں گیا وہاں کھیل تماشے یا راگ راگنیاں ہو رہی ہیں تو وہاں بیٹھنے اور کھانا کھانے میں کوئی حرج نہیں، امام ابو حنیفہ فرماتے ہیں میں بھی ایک مرتبہ ایسی مجلس میں صبر سے بیٹھا رہا۔

---

(١) هدایه ج٤ ص: ٤٤٦ (ف) درمختار ج٢ ص: ٢٣٢

(٢) هدایه ج٤ ص: ٤٥٥ (ف) فتاوی عالمگیری ج٥ ص: ٣٤٣

مسئلہ نمبر ۹۰

لاباس بتوسده والنوم علیه عند ابی حنیفة (هدایه ج ٤ ص: ٤٤٠ فصل فی اللبس)(١) یعنی ریشمی تکیوں پر سر رکھنا اور ریشمی بستروں پر سونا، امام ابو حنیفہ کی رائے میں کوئی ڈر خوف کی بات نہیں۔

مسئلہ نمبر ۹۱

ینظر الرجل من ذوا ت محارمه الی الوجه والرأس والصد ر والساقین وا لعضد ین (هدایه فاروقی ج٤ ص: ٢٤٥ فصل فی ا لوطی وا لنظر)(٢) یعنی آدمی اپنی ذی محرم رشتہ دار عورت کے چہرے اور سر اور سینے اور رانوں اور بازؤں کو دیکھ سکتا ہے۔

مسئلہ نمبر ۹۲

لاباس بان یمس ماجا ز ان ینظر ا لیه (هدایه ج٤ ص: ٤٤٦ فصل فی الوطی والنظر)(٣) یعنی ا ن عورتوں کے ان اعضاء کو جن کا ذکر اوپر گذرا، چھو بھی سکتا ہے۔ (مساس کرنے میں بھی حرج نہیں)۔

---

(١) هدایه ج٤ ص: ٤٥٦(ف) / د رمختار ج٢ ص: ٢٣٩ / قد وری ص: ٢٧٦ / فتاوی عالمگیری ج ٥ ص: ٣٣١

(٢) هد ایه ج٤ ص: ٤٦١ (ف) درمختار ج٢ ص: ٢٤١ / قدوری ص: ٢٨٠ / فتاوی عالمگیری ج٥ ص: ٣٢٩

(٣) هدایه ج٤ ص: ٤٦٢ (ف) درمختار ج٢ ص: ٢٤١ / قد وری ص: ٢٨٠ / فتاوی عالمگیری ج٥ ص: ٣٢٩

مسئلہ نمبر ۹۳

لابأس ببيع العصير ممن يعلم انه يتخذه خمراً (هدايه ج٤ ص: ٤٥٦ فصل فی البیع)(١) یعنی شیرۂ انگور اس شخص کے ہاتھ بیچنا جو اس کی شراب بنائے گا، جائز ہے۔

مسئلہ نمبر ۹۴

من آجر بيتاً ليتخذ فيه بيت نار او كنيسة اوبيعة اويباع فيه الخمر بالسواد فلابأس به وهذا عندا بی حنيفة(هدایه ج٤ ص: ٤٥٦ فصل فی البیع)(٢) یعنی کرایہ پر مکان دینا اس واسطے کہ کرایہ دار اس میں آتشکدہ بنائے یا گرجا گھر بنائے یا اس میں شراب کا بیٹھا کھولے تو کوئی حرج نہیں، امام ابو حنیفہ کا قیاس یہی ہے۔

مسئلہ نمبر ۹۵

يكره التعشير والنقط (هدایه ج٤ ص: ٤٥٧ مسائل متفرقه)(٣) یعنی دس دس آیتوں پر نشان لگانا مکروہ ہے اور قرآن میں اعراب یعنی زیر زبر پیش لگانا بھی مکروہ ہے۔

---

(١) هد ايه ج٤ ص: ٤٧٢ (ف) د رمختار ج٢ ص: ٢٤٦ / فتاوی عالمگیری ج٥ ص: ٤١٧

(٢) ايضاً (ف) د رمختار ج٢ ص: ٢٤٧

(٣) هدايه ج٤ ص: ٤٧٣ (ف) قد وری ص: ٢٧٧

مسئلہ نمبر ۹۶

مایتخذ من الحنطة و الشعیر و العسل و الذرة حلال عند ابی حنیفة ولایحد شاربه عنده وان سکر منه (هدایه ج ٤ ص: ٤٨٠ کتاب الاشربة)(١) یعنی گیہوں کی، جو کی، شہد کی، جوار کی، شراب حلال ہے اس کے پینے والے کو حد نہیں ماری جائے گی اگر چہ اس کے پینے سے اسے نشہ بھی چڑھا ہو امام ابو حنیفہ کا یہی مذہب ہے۔

مسئلہ نمبر ۹۷

نبیذ العسل والتین ونبیذ الحنطة والذرة والشعیر حلال .... عندابی حنیفة (هدایه ج ٤ ص: ٤٨١ کتاب الاشربه) (٢) یعنی شہد کی، انجیر کی، گیہوں کی، جوار کی اور جو کی شراب حلال ہے۔ امام ابو حنیفہ کا یہی مذہب ہے۔

مسئلہ نمبر ۹۸

لان المفسد هو القدح المسکر وهو حرام عند نا (هدایه ج ٤ ص: ٤٨١ کتاب الاشربه)(٣) یعنی نشہ والی چیز کا وہ پیالہ جس سے

---

(١) هدایه ج ٤ ص: ٤٩٦ (ف) بدائع الصنائع ج ٥ ص: ٤٩٧ /قدوری ص: ٢٢٣ / درمختار ج ٢ ص: ٢٦٠

(٢) هدایه ج ٤ ص: ٤٩٧ (ف) قدوری ص: ٢٢٣

(٣) هدایه ج ٤ ص: ٤٩٧ (ف) فتاوی عالمگیری ج ٥ ص: ٤١٤

نشہ آئے وہی حرام ہے، حنفی مذہب کا فیصلہ یہی ہے،(اگر دسویں جام پر نشہ
چڑھتا ہو تو نو تک حلال طیب ہیں)

مسئلہ نمبر ۹۹

عصیر العنب اذا طبخ حتی ذهب ثلثاه وبقی ثلثه
حلال وان اشتد وهذا عند ابی حنیفة وابی یوسف .... اذا
قصد به التقوّی (هدایه ج ٤ ص:٤٨١ کتاب الاشربه)(١) یعنی انگور
کی شراب جس میں انگور کا شیرہ پکنے میں دو تہائی جل گیا ہو اور ایک تہائی رہ گیا
ہو تو حلال ہے...... مگر قوت حاصل کرنے کے لئے استعمال کرے، امام
ابو حنیفہ کا مذہب یہی ہے اور ابو یوسف کی بھی یہی رائے ہے۔

مسئلہ نمبر ۱۰۰

اذا تخللت الخمر حلت ...... ولایکره تخلیلها (هدایه
ج٤ صـ ٤٨٣ کتاب الاشربه)(٢) جب شراب سرکہ بن گئی تو حلال ہے
اور شراب کا سرکہ بنالینا مکروہ نہیں۔

ناظرین کرام! یہ ایک سو مسئلے ہدایہ شریف کے آپ نے سن لئے، اب
آپ کو معلوم ہو گیا ہو گا کہ جس مذہب کی طرف آج اہل حدیث کو بلایا جاتا

---

(١) هدایه ج٤ ص: ٤٩٧ (ف) قدوری ص: ٢٢٣./ فتاوی عالمگیری
ج٥ ص: ٤١٢

(٢) هدایه ج٤ ص: ٤٩٩ (ف) قدوری ص: ٢٢٣/ فتاوی عالمگیری
ج٥ ص: ٤١٠

ہے اور جس مذہب کا آج اصل اسلام ہونے کا دعویٰ ہے اس کا کیا حال ہے؟

آج اگر دشمنان اسلام ان مسائل کو لے کر اسلام پر حملہ کریں تو آپ کو کس قدر نیچا دیکھنا پڑے گا؟ کیا سوا اس کے کہ ان مسائل کو آپ اسلامی مسائل نہ کہیں اور اس سے دست برداری کریں کوئی اور جواب آپ کے پاس ہے؟

اے حنفیو! کیا یہی وہ حنفی مذہب ہے جس پر فخر کرتے ہو؟ کیا یہی امام ابو حنیفہ کے اجتہادات ہیں جن کی بنا پر انہیں امام اعظم کہتے ہو؟ کیا سچ مچ امام صاحب ہی نے زانیوں پر مہربانی فرمائی ہے کہ انہیں حد معاف فرمادی؟ یہاں تک کہ ماں، بہن، بیٹی وغیرہ سے بھی منہ کالا کرنے والے کو بھی حد سے بچالیا؟ اغلام کرنے والوں کو حد لگنے سے بچا لیا؟ کیا فی الحقیقت امام صاحب ہی نے شرابیوں پر یہ رحم کھایا کہ انہیں کوڑوں سے بچا لیا؟ کیا واقعی امام صاحب ہی نے سود کو اور شراب کو حلال بتایا؟ کیا امام صاحب کو واقعی چوروں سے ہمدردی تھی کہ ان کے ہاتھ کاٹنے کو ممنوع قرار دیا؟ کیا امام صاحب کی سکھائی ہوئی نماز یہی ہے کہ کپڑے ناپاک ہوں، نہ رکوع سجدہ ٹھیک ٹھکانے کا ہو نہ قومہ جلسہ؟ نہ بسم اللہ پڑھنے کی ضرورت نہ قرآن پڑھنے کی، مخفی راستے سے ہوا نکال دو گویا سلام پھیر دیا، کیا امام صاحب نے ہی یہ سکھایا ہے کہ کتے کے چمڑے کا ڈول بنا لو اسی کی جانماز کر لو اور نماز پڑھ لو؟ کیا حضرت امام صاحب نے ذمیوں کا اتنا مرتبہ بڑھایا کہ انہیں رسول اکرم فداہ ابی وامی ﷺ کو بھی گالیاں دینے میں خوف نہ رہا؟ کیا امام صاحب نے ہی

فرمایاکہ صرف دو جھوٹے گواہوں پر حرام عورت حلال ہے؟ کیاامام صاحب ہی نے حلال عورت کو محض اس سزا پر حرام کر دیاکہ اس کی عزیزہ کو چھو لیا؟ اور اگر اس سے بد فعلی کی تو پھر حلال کر دیا؟ کیاامام صاحب نے ہی مسلمانوں کی ترقی کا یہ نیا راستہ ڈھونڈاکہ وہ کتے اور سور اور درندے اور شراب اور طبلے اور باجے بیچیں؟ کیاامام اعظم کی عظمت کا ظہور اس سے ہواکہ انہوں نے روزے کے کفارے سے مقلدوں کو سبکدوش کیا؟ کیا یہ سچ ہے کہ امام صاحب نے مردہ عورت اور چوپائے سے صحبت اور خلاف فطرت فعل لواطت کرنے والوں کو دلیر کر دیااور ان سے کفارہ تک بھی ہٹادیا؟ کیاامام صاحب کی شان اسی سے ظاہر ہوئی ہے کہ انھوں نے مشت زنی (جلق) جیسے حیاسوز فعل کو بھی عین روزے کی حالت میں کوئی اہمیت نہ دی؟ کیاامام صاحب نے بھنگ جیسی خبیث کو مباح قرار دے کر مسلمانون پر احسان کیا؟ کیا امام صاحب نے کنیسوں، گرجون، آتشکدون اور شراب خانوں کے کھلوانے کی اجازت دیدی؟ کیا سور کواور کتے کو امام صاحب نے فرمایاکہ یہ نجس نہیں؟

حنفیو! شرم کرو کہ ایک بزرگ زاہد و متقی کے ذمے ایسے گندے مسائل تھوپنے میں تمھیں غیرت نہیں آتی؟ اب ایمان سے بتاؤ امام صاحب کے تم دوست ہو یا دشمن؟

ہم محمدی تو ڈنکے کی چوٹ پر کہتے ہیں کہ ان فقہ کی کتابوں کا کوئی اعتبار نہیں، ان رائے قیاس کے مجموعے کا نام اسلامی کتب رکھنا اسلام سے

صریح دشمنی کرنا ہے بلکہ ان کتابوں کو حنفی مذہب کی کتابیں ماننا بھی امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے بیر باندھنا اوران سے سخت تر قابل شرم مخفی عداوت رکھنا ہے ﴿یا اهل الکتاب تعالوا الیٰ کلمة سواء بیننا وبینکم ألانعبد الا الله ولانشرك به شیئاً ولایتخذ بعضنا بعضاً اربابا من دون الله فان تولوا فقولوا اشهدوا بانامسلمون﴾ اے اہل کتاب آؤ اس بات کی طرف جو ہم تم میں متفق علیہ ہے کہ خدا کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں نہ اس کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرائیں اور نہ آپس میں ایک دوسرے کو رب بنالیں کہ اس کے تمام احکام مان لیا کریں، اے اہل کتاب اگر تم اس صاف سچی اور سیدھی بات کو نہیں مانتے تو نہ مانو مگر گواہ رہو کہ ہم تو مانتے ہیں۔ فقط۔ واللہ الموفق

نوٹ :- ہدایہ جلد اول ودوم کے کل صفحات مطبوعہ یوسفی لکھنؤ کے ہیں اور جلد سوم وچہارم کے کل صفحات مطبوعہ فاروقی دہلی کے ہیں (۱) اگر کسی صاحب کے پاس اس مطبع کی کتابیں نہ ہوں تو ان کی سہولیت کے لئے باب کا حوالہ دیدیا گیا ہے جس سے بآسانی ہر حوالہ اصل کتاب میں نکال سکتے ہیں۔

برادران! ہدایہ کے صرف سو مسائل کا نمونہ میں نے آپ کو اس کتاب میں بتایا ہے اور اگر آپ ہدایہ کی پوری کیفیت سے واقف ہونا چاہتے ہوں

---

(۱) اس اڈیشن کے جدید حوالے سب کے سب ھدایہ (مطبوعہ مکتبہ تھانوی دیوبند کے ہیں) (فائدہ) قدوری (مطبوعہ المکتبة الامدادیة دیوبند) فتاوی عالمگیری، البحرالرائق، بدائع الصنائع، درمختار (مطبوعہ مکتبۂ زکریا دیوبند) فتاوی قاضی خان (مطبع عالی لکھنؤ)

تو میری کتاب درایت محمدی (ا)ملاحظہ فرمائیں۔ جس سے آپ کی آنکھیں کھل جائیں گی اور یقیناً آپ قیاسات فقہاء کی ان پر ظلمت گھاٹیوں سے باہر نکل قرآن وحدیث کے منور، وسیع اور صاف ستھرے میدان میں آجائیں گے، اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو کلام اللہ اور کلام الرسول کی تابعداری کا ذوق وشوق عنایت فرمائے اور آپس میں ایک دوسرے کی کل باتوں کا ماننا اپنے اوپر فرض جان کر اسے رب بنانے سے بچائے۔ آمین .

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

الراقم: محمد مدرس مدرسہ محمدیہ واڈیٹر اخبار محمدی اجمیری دروازہ دہلی